Date: 30-Oct-2024

Day: Wednesday Mock 2024

سوال ۲

عقیدہ رسالت:

ایمان لانا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا سلسلہ آپؐ پر ختم ہوتا ہے جن میں سے ۳۱۳ رسول تھے۔ اور انہوں نے اللہ کا پیغام اسی طرح پہنچایا۔ سورۃ النساء ۸۰ کے مطابق اللہ کی اطاعت کرنی چاہیے۔ حضرت ابراہیمؑ اور نوحؑ کو بھی رسول کہا گیا ہے۔ رسول کو مانے بغیر ایمان قبول نہ ہوگا۔

① نبی اور رسول میں فرق:

نبی: نبی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہے خبردار کرنے والا۔ نبی پر آج تک کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ اور ہر قوم کے لیے ایک نبی آیا ہے۔ اللہ نے 124000 انبیاء اس دنیا میں بھیجے۔

رسول: رسول عربی زبان کے لفظ رسل سے بنا ہے جس کے معنی پیغام پہنچانے والا ہے۔ اسی طرح رسالت کے معنی "پیغام" کے ہے رسول کا کام صرف پیغام پہنچانے والا نہیں بلکہ خود اس پر عمل کرکے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے والا بھی ہے۔ یہ سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر آپؐ پر ختم ہوا۔ رسول پر کتابیں نازل ہوئی

Day: Date:

ہیں۔ جیسے تورات حضرت موسیٰؑ پر، زبور حضرت داودؑ پر، انجیل حضرت عیسیٰؑ پر اور قرآن مجید حضورؐ پر۔

"اور ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیج دیا"۔ (النحل)

"اللہ نے مومنین پر احسان فرمایا کہ ان کے درمیان خود اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے"۔ (آل عمران)

۲ انبیاء کی خصوصیات:

۱ بشریت:

حضرت آدمؑ سے لے کر حضورؐ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے جو ہمیشہ انسان ہی تھے۔

"فرما دیجئے میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں"۔ (الکہف)

۲ اللہ کی دی ہوئی تعلیمات:

نبی کو علم ہمیشہ اللہ کی طرف سے ملتا ہے۔ اللہ نے قرآن میں کہا کہ جن لوگوں کو شک ہے کہ یہ محمد کی اپنی لکھی ہوئی کتاب ہے تو اِس جیسی ایک سورۃ ہی بنا کر لے آئے۔

(سورۃ البقرہ: 23)

Day:

۳ نبوت کی فطرت:

نبی و رسول میں فرق صرف اللہ نے قائم کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ رسول تھے اور ان کے بڑے بھائی حضرت ہارونؑ نبی تھے۔

"اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اُسے پیغمبری کس کے سپرد کرنی ہے۔" (انعام)

۴ نبی ایک معلم:

انبیاء کا مقصد لوگوں کو کتاب کی تعلیم دے کر ان کا تزکیہ نفس کرنا اور اللہ کی خواہش کے مطابق عمل کرنے کی حکمت سکھانا بھی تھا۔

۵ مکمل عقیدہ رسالت:

ختم نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور حضورؐ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

"محمد تم میں سے کسی بھی مرد کے باپ نہیں ہے اور وہ آخری نبی ہے۔" (سورۃ احزاب)

(۳) عقیدہ رسالت کے انفرادی اہمیت:

1 خودداری اور عزت نفس:

جو انسان عقیدہ رسالت پر یقین رکھتا ہے

Day: Date:

اُس انسان میں خودداری اور عزت و احترام کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ کوئی بھی چیز دوسرے انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتی صرف اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

۲ نیک و صادق:

عقیدہ رسالت انسان کی زندگی میں اسی لیے اہمیت رکھتا ہے کیونکہ عقیدہ رسالت پر ویقین رکھنے سے انسان نیک و صادق ہوتے ہیں اور اُن کو اچھے اور بُرے کاموں میں فرق کرنا آتا ہے۔

۳ پُرامید:

عقیدہ رسالت پر ایمان رکھنے سے انسان پُرامید ہوتا ہے اور زندگی کے کسی بھی مسئلے کا حل اللہ سے مانگتا ہے۔ اس شخص کا دل مطمین ہوتا ہے۔

۴ بہادری کا جذبہ:

عقیدہ رسالت انسان کی زندگی میں ایسا جذبہ اور بہادری پیدا کرتا ہے کہ وہ ہر مسائل سے لڑ جاتا ہے اور اللہ پر یقین رکھتا ہے۔

Day:

۵ **عاجزی:**

عقیدہ رسالت پر ایمان رکھنے والے اپنی زندگی بہت عاجزی اور سادگی سے گزارتا ہے اور خودسری کو ختم کر دیتا ہے۔

④

عقیدہ رسالت کے اجتماعی اہمیت:

۱ **مساوات:**

جو شخص عقیدہ رسالت پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی بھی زندگی میں لوگوں کے ساتھ غلط پیش آئے گا۔ وہ معاشرے میں سب کے ساتھ برابری سے پیش آئے گا چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان۔ اُس شخص میں برابری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اسی بات کا ہمارا دین بھی درس دیتا ہے۔

۲ **بھائی چارہ:**

عقیدہ رسالت کی اہمیت ہماری زندگی میں بہت ہے کیونکہ جو لوگ عقیدہ رسالت پر ایمان رکھتے ہیں وہ انسان دوسرے انسان/مرد کو بھائی سمجھتا ہے۔

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

(سورۃ الحجرات)

Day:______ Date:______

۳ حقوق:

عقیدہ رسالت حقوق کی ادائیگی پر اکساتا ہے اور ہر انسان کے حقوق و فرائض کے بارے میں بتاتا ہے۔ چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔

۴ معاشرے میں امن:

ایک اجتماعی اہمیت یہ بھی ہے کہ انسان میں احسان اور عفو درگزر سے معاشرے میں امن و شانتی کو پیدا کرتا ہے۔ عقیدہ رسالت سے معاشرہ پاکیزہ و اسلامی بنتا ہے۔

۵ معاشرے میں انصاف:

عقیدہ رسالت سے معاشرے میں انصاف آتا ہے اور لوگ ناانصافی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔

(۵) خلاصہ بحث:

اوپر درج ذیل باتوں سے انسان کی زندگی میں عقیدہ رسالت کی اہمیت کے بارے میں واضح معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں عاجزی، بہادری، خودداری وغیرہ جیسے چیزیں انسان اور معاشرے میں کیسے کام لا سکتی ہیں۔ جس سے معاشرہ اور انسان دونوں ترقی کریں گے۔

CamScanner

سوال نمبر ۱ زکوۃ کے معنی:

زکوۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پاک کرنا یا صاف کرنا ہے۔

۲ اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں زکوۃ کے معنی مال و دولت کو پاک کرنا اور جس مال پر ایک سال گزر گیا ہو اُس مال میں سے زکوۃ ادا کرنی چاہئیے۔

۳ زکوۃ ایک عبادت:

زکوۃ فرض عبادات میں سے ایک اہم مالی عبادت ہے جو کہ ۲ ہجری کو فرض ہوئی ہے۔ یہ ایک واحد عبادت ہے جو کہ طاقت کے زور پر بھی اکھٹی ہو سکتی ہے۔ مثلاً حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اُن لوگوں کے خلاف ہاتھ کیا تھا جو زکوۃ دینے سے انکار کر رہے تھے۔

۴ زکوۃ کی فرضیت:

۱ لازمی طور پر وہ بندہ مسلم ہو۔
۲ زکوۃ ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے۔
۳ پاگل نہ ہو اور ہوش میں ہو۔
۴ کسی کا غلام نہ ہو اور آزاد ہو۔
۵ زکوۃ ہمیشہ اضافی پیسوں پر فرض ہے۔

Day: ____________ Date: ____________

۵ نصاب زکوٰۃ اور شرح:

	نام اشیاء	نصاب	شرح
۱	سونا	ساڑھے سات تولے	اڑھائی فیصد
۲	چاندی	ساڑھے باون تولے	اڑھائی فیصد
۳	اونٹ	پانچ	ایک بھیڑ یا بکری
۴	گائے یا بھینس	۳۰	ایک گائے یا بھینس
۵	بھیڑ بکریاں	۴۰	ایک بھیڑ یا بکری

پہلے زمانے میں پیسے نہیں ہوتے تھے تو وہ لوگ گائے، بکریاں وغیرہ دیتے تھے لیکن اب سب پیسے ہی دیتے ہیں۔

۶ مصارف زکوٰۃ:

مصارف کے معنی ہے خرچ کرنے کی جگہ۔ وہ لوگ جن کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ **سورۃ توبہ** میں اللہ نے ۸ مصارف زکوٰۃ بیان کیے ہیں۔

۱۔ فقراء:

جو اپنی ~~ھو~~ تنخواہ میں گزارہ کر رہا ہو لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے پیسے چاہیئے ہو اور وہ مرد کا سوال کرنے اور دوسرے کے محتاج ہو۔

Day:

۲ مساکین:

ایسے لوگوں کو زکوۃ دی جا سکتی ہے جو کام کرنے سے معذور ہو مگر خودداری کی وجہ سے دوسروں سے سوال نہ کرے۔

۳ عاملینِ زکوۃ:

زکوۃ اِن لوگوں کو دی جا سکتی ہے جو کہ زکوۃ جمع اور تقسیم کر رہے ہے۔ یہ ملازمین حکومت سے بھی زبردستی لے سکتے ہے۔

۴ مولفتہ القلوب:

وہ لوگ جو اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں لیکن مالی غربت کی وجہ سے نہیں کرتے۔

۵ قرض کی ادائیگی:

زکوۃ کے مال سے کسی بھی قرض دار کے قرض کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔

۶ غلاموں کی آزادی:

غلام کو آزاد کرنے کے لیے بھی زکوۃ کی رقم استعمال کی جا سکتی ہے۔

۷ فی سبیل اللہ:

ایسے لوگوں کو زکوۃ دینی چاہئیے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہے یا تبلیغ کرتے ہے اور اسلام کو پھیلاتے ہیں۔

۸ مسافر:
سفر میں کوئی شخص بھی مصیبت میں ہو تو زکوۃ کی رقم سے اس کی مدد کی جاسکتی ہے۔

⑦ زکوۃ قرآن کی روشنی میں:

قرآن مجید میں ہے کہ

"نماز قائم کرو اور زکوۃ دیا کرو۔"

"زکوۃ نہ ادا کرنے والے کو سخت عذاب دیا جائے گا۔"

⑧ زکوۃ کے روحانی اثرات:

۱۔ روح کو پاک صاف:
زکوۃ دینے سے انسان مال و دولت کی لالچ سے دور رکھتی ہے کیونکہ لالچ انسان کو اندھا کر دیتی ہے کہ وہ قبر میں جا پہنچتا ہے۔ زکوۃ دینے سے انسان کی روح بھی پاک و صاف ہو جاتی ہے۔

۲ تزکیہ نفس:
زکوۃ ادا کرنے سے انسان کو تزکیہ نفس حاصل

Day:

ہوتا ہے۔ انسان اپنی خوشی سے اللہ کی عبادت
کرتا ہے۔ مال کی محبت کم ہو کر اللہ سے محبت
زیادہ ہو جاتی ہے۔

۳ عذاب سے نجات:
زکوٰۃ ادا کرنے سے وہ جہنم کے درد ناک
عذاب سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

⑨ زکوٰۃ کے اخلاقی اثرات:

۱ عاجزی و انکساری:
زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے اخلاق پر یہ
اثر پڑھتا ہے کہ وہ عاجزی و انکساری سے کام
لیتا ہے اور یہ سوچتا ہے کہ میں نے مال اللہ
کی راہ میں خرچ کر دیا ہے۔

۲ انسانیت کا جذبہ:
ایک یہ بھی انسان کے اخلاق پر اثر پڑھتا
ہے کہ وہ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں اور
اچھے اخلاق سے اوروں سے پیش آتے ہیں۔

۳ احساس ذمہ داری:
زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے اندر احساس ذمہ داری
بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک انسان اسے اپنا فرض

CS CamScanner

Day: Date:

سمجھ کر زکوٰۃ کو غریبوں میں تقسیم کرتا ہے۔

(15)

زکوٰۃ کے سماجی اثرات:

۱ گردشِ دولت:

زکوٰۃ دینے سے سماج پر یہ اثر ہوتا ہے کہ دولت مناسب طریقے سے گردش کرتی ہے اور چند لوگوں تک محدود نہیں رہتی۔

"ایسا نہ ہو کہ دولت صرف مال داروں میں گردش کرتی رہے؟؟"

۲ بے روزگاری کا خاتمہ:

زکوٰۃ اگر تقسیم نہ ہو تو غیر مناسب طریقے سے لوگ بے روزگار ہو جاتے ہیں۔

۳ جرائم کا خاتمہ:

زکوٰۃ سے کوئی غریب بھوکا نہیں ہوگا اور مجبوری میں آکر کوئی چوری نہیں کرے گا۔

(11)

خلاصہ بحث:

اوپر مندرجہ ذیل باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ زکوٰۃ ہمارے سماج، اخلاق اور روح کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ کہ زکوٰۃ کے اثرات سے انسان میں بہت ترقی آجاتی ہے۔

CS CamScanner

Date:

Day:

سوال ۵ ①

اجتہاد:

اگر کسی معاملے میں مشکل پیش آتی تو قرآن سے مدد لی جاتی۔ اگر اُس مسئلے کا حل قرآن میں نہ ہوتا تو رسولؐ کی روایات اور فیصلے ڈھونڈتے تھے۔ وہاں بھی حکم نہ ملتا تو شریعت کی روح سے حل تلاش کرتے تھے۔ تو پھر مشاورت سے رائے حاصل کرنا ایک نیا طریقہ بن گیا کیونکہ قرآن میں خود شوریٰ کا اُصول ہے۔

"وہ اپنے معاملات باہم مشورے سے چلاتے ہیں۔"

اسی سے اجتہاد کا طریقہ کار پیدا ہوتا چلا گیا۔

②
اجتہاد کے معنی:

اجتہاد کے معنی جہد کے ہیں جس کا مطلب کوشش کرنا کے ہے۔

③
اصطلاحی معنی:

علامہ طاہر پٹنی لکھتے ہیں "کتاب و سنت پر قیاس کر کے کسی حکم کے حصول میں پوری کوشش کرنے کو اجتہاد کہتے ہیں۔"

④
قرآن مجید سے اجتہاد کا ثبوت:

"اور جنھوں نے ہمارے راستے میں جدوجہد کی ہم اُنھیں اپنا راستہ

Day: ______ Date: ______

دکھا دیں گے۔"

⑤ حدیث کی روشنی میں:

حضورؐ کا لشکر دو گروہ میں تقسیم ہو چکا تھا اور دونوں نے الگ الگ نماز عصر پڑھی تھی۔ ایسے اجتہاد کہتے ہیں۔ جب کتاب اور سنت میں کسی مسئلے کی وضاحت نہ ہو تو اس وقت اجتہاد کرنے کا حکم ہے اور حسب ذیل حدیث میں اس کی ~~واضح~~ واضح دلیل ہے۔

"حضرت معاذؓ بیان کرتے ہے کہ حضورؐ نے انہیں یمن کا قاضی بنا کر بھیجا اور پوچھا تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذؓ نے کہا: میں کتاب میں سے فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر اللہ کی کتاب میں وضاحت نہ ہو؟ انھوں نے کہا: پھر میں حضورؐ کی سنت سے فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر حضورؐ کی سنت میں وضاحت نہ ہو؟ انھوں نے کہا: پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔"

⑥ خلیفہ کے دور میں اجتہاد:

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اُن لوگوں کے خلاف اجتہاد کا اعلان کیا جو لوگ زکوٰۃ دینے سے انکار کر رہے تھے۔

CamScanner

Date:

Day:

حضرت عمرؓ نے نماز تراویح کا اہتمام کیا جو کہ فرض نماز نہیں ہے لیکن پھر بھی اہتمام کیا کیونکہ لوگوں کو قرآن اس طرح یاد ہو جائے گا۔

حضرت امام حسینؓ نے یزید کے خلاف اجتہاد کیا کیونکہ وہ ظالم حکمران تھا۔

⑦ **مجتہد کی شرائط:**

۱ **قرآن و سنت کا عالم:**

مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید اور احادیث رسولؐ کا عالم ہو۔

۲ **مسلمان ہونا چاہیے:**

مجتہد لازمی طور پر مسلمان ہونا چاہیے کیونکہ اجماع میں غیر مسلمان کو شامل نہیں کیا جا سکتا۔

۳ **کردار اچھا ہو:**

مجتہد کا لازمی طور پر کردار اچھا، پاک وصاف ہونا چاہیے۔ اور ساتھ ہی دماغی توازن بھی ٹھیک ہونا چاہیے۔

۴ **اجتہاد و قیاس کا علم:**

مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ قرآن و سنت کے بعد

Day: ________ Date: ________

مجتہد کو اجتہاد و قیاس کا بھی بھرپور علم ہو۔

۵ عربی زبان کا علم:

قرآن مجید اور حدیث عربی زبان میں ہے تو مجتہد کو عربی زبان کی شاعری وغیرہ کی علم ہونی چاہیے۔

(۸) جدید دور میں اجتہاد کون کرسکتا ہے:

بقول شاہ ولی اللہؒ، سرسید احمد خان، علامہ اقبال، ڈاکٹر حمید اللہؒ ایک شخص انفرادی سطح پر اجتہاد کر سکتا ہے۔

(۹) دور جدید کی اہمیت اجتہاد میں:

اجتہاد کے بغیر قرآن وسنت سے تعلق کمزور پڑ جاتا ہے۔ اس لیے دور جدید میں اجتہاد کی بہت اہمیت ہے۔ دور جدید کی ریاست کو اسلامی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اجتہاد کے کردار کو صحیح طور پر سمجھ کر ایسے با اختیار ادارے بنائے جائیں جو اجتماعی مسائل کا حل کسی بیرونی دباؤ کے محض اللہؒ کی رضا کے لیے نافذ کریں۔

(10) خلاصہ بحث:

اجتہاد کی ضرورت جس طرح پہلے مسلمانوں کو تھی، آج کے دور کے مسلمانوں کو بھی ہے۔

Day: Date:

سوال ۸۔ اسلام میں احتساب:

① لفظی معنی:

احتساب کے لفظی معنی "حساب دینا" کے ہیں۔

② احتساب کا مفہوم:

احتساب کا مطلب ہے "ذمہ داری کا جواب دینا" اور احتساب کرنے والے کو "محتسب" کہتے ہیں۔

③ احتساب کا تعارف:

اگر ذمہ دار حکمران کی نگرانی کی نظر نہ ہو تو یقیناً تمام نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ احتساب کے بغیر کوئی معاشرہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ کسی قسم کی نرمی انتظامی معاملات میں نہ ہو۔

④ احتساب قرآن کی روشنی میں:

"ہر شخص کو دیکھتے رہنا چاہیے کہ اُس نے کل (قیامت) کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔"

یہ مومن کے لیے کافی ہے کہ اُسے ایک دن اللہ کے ہاں پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

⑤ احتساب حدیث کی روشنی میں:

حضورؐ نے فرمایا کہ "اپنا احتساب کرو قبل اس

Day: ____ Date: ____

تمہارا احتساب کیا جائے گا۔" دوسری جگہ بھی فرمایا "وہی تباہ ہے جس کا حساب کتاب حشر میں برا ہوا اور حشر میں سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا۔"

۶ احتساب کی اقسام:

۱۔ خود احتسابی:

یہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود اپنا حساب چیک کریں۔ ایک حدیث ہے "تم میں سے ہر ایک انسان اپنی ذمہ داری کا جواب دہ ہیں۔"

۲ ریاستی سطح پر احتساب:

ملک میں احتساب کے ادارے ہونے چاہیے۔ حضرت عمرؓ کے خلافت کے وقت احتساب کونسل کا ادارہ بنایا گیا تھا جو کہ گورنرز کا حساب کرتا تھا۔

۳ آخروی احتساب:

اگر ریاست کے احتساب سے انسان بچ جائے تو قیامت کے دن کیسے اللہ سے بچ پائے گا۔

۷ احتساب کے اصول:

۱۔ اصل محتسب اللہ ہے:

قرآن مجید میں ہے کہ اصل حساب لینے والا صرف اللہ ہے۔

Date:
Day:

٢ احتساب سب کے لیے:

اسلام میں امیر غریب، عالم جاہل، کالا گورا، حکمران عوام سب برابر ہے اور ان کے لیے احتساب بھی برابر ہے۔

٣ محتسب خود بھی قابل احتساب:

اگر جج فیصلہ سنا رہا ہو تو وہ بھی حساب دے گا۔

⑧ احتساب حضورؐ کی روشنی میں:

١۔ تاجروں کا احتساب:

بات بات پر قسم اٹھانا، ناپ تول میں کمی کرنے وغیرہ کی سخت ممانعت ہے۔ حضورؐ نے ایک دفعہ ایک بازار میں گندم کے ایک ڈھیر میں ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ اندر سے گیلا تھا اور اوپر سے سوکھا۔ حضورؐ نے پوچھا سوکھا اوپر کیوں پڑا ہے تو تاجر نے جواب دیا کہ سوکھا اوپر اسی لیے ہے کہ کسی کو گیلا نظر نہ آئے اور گندم خریدے۔ تو حضورؐ نے فرمایا "کہ جو لوگ دھوکا فریب کریں وہ ہم میں سے نہیں۔"

Day: Date:

ب اسلامی تہذیب کی خصوصیات:

۱- عقیدہ توحید:

اسلامی تہذیب کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہے اور سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ کائنات کا مالک صرف ایک ہی ہے جب کہ مغربی تہذیب خواہش کو اپنا خدا مانتے ہے۔

۲ عقیدہ رسالت:

مسلمان اپنی پوری زندگی حضرت محمدؐ کے طریقے کے مطابق گزارتا ہے۔ سیدہ راستہ دکھانے کے لیے رسولوں، پیغمبروں کو بھیجا اِس کا نام رسالت ہے۔

۳ عقیدہ آخرت:

جزا و سزا کے مطابق انسان زندگی میں کام کرتا ہیں جبکہ مغرب میں اِس کا کوئی تصور نہیں۔

۴ عبادات:

اسلامی تہذیب میں روزہ، زکوٰۃ، نماز، حج کو خاص حشیت ہے۔ مسلمان چاھے مغرب میں ہو یا مشرق میں وہ اِن اسلامی عبادات پر عمل کرتے ہیں۔

۵ سادگی:

آپؐ سب سے بڑی مثال ہے کیونکہ اُن کی

Day: Date:

زندگی سادہ تھی۔ پورانے زمانے میں حکمران بھی سادگی سے زندگی گزارتے تھے لیکن جدید دور میں حکمران سادگی کو بھول چکے ہے۔

۶۔ مساوات:

اسلامی تہذیب میں سب مسلمان برابر ہے۔ کوئی امیر غریب، کالا گورا وغیرہ کسی میں فرق نہیں۔

۷۔ بھائی چارہ:

"بے شک تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

حدیث میں آیا ہے کہ سب مومن ایک جسم کی طرح ہیں جس طرح جسم کی کسی حصے میں تکلیف ہو تو جسم درد کرتا ہے اِسی طرح ایک مومن کی تکلیف دوسرے مومن کو بے چین کر دیتی ہیں۔

۸۔ انسانی حقوق:

اسلامی تہذیب میں تمام انسانوں کے حقوق بغیر کسی رکاوٹ کے دے دیے جاتے ہیں۔ حضورؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں انسانوں کے حقوق عطا فرمائے ہے۔